

پاکستانی مطالعہ

لیکچر # 1

نظریہ پاکستان

معنی نظریہ

لفظ نظریہ دو یونانی الفاظ " آئیڈیو " اور " لوگوس " پر مشتمل ہے۔ اس کا لغوی مطلب " نظریات کی سائنس یا مطالعہ " ہے۔

س 1: نظریہ کیسے ابھرتا ہے؟

جواب: ریو ایم کرسٹنسن نے اپنی کتاب " آئیڈیالوجی اور جدید سیاست " میں کہا ہے کہ ایک ایسا نظریہ اس وقت ابھرتا ہے جب لوگوں کو یہ شدت سے محسوس ہوتا ہے کہ جب معاشرے میں ہونے والی بنیادی تبدیلیوں کے ذریعہ ان کی حیثیت کی بات چیت کو مزید مطمئن نہیں کیا جاتا ہے تو وہ ایک موجودہ حکم کے تحت ان کے ساتھ بدسلوکی کی جارہی ہیں۔ انہیں۔

- مختلف فلسفیوں کے ذریعہ نظریہ کی تعریف

- ڈی ٹریسی (فرانسیسی فلسفی)، 1796ء۔ تو میں فرانسیسی Autoine Destull انقلاب کے دوران لفظ نظریے کا استعمال کیا وہ "خیالات کی سائنس" کے طور پر اس کی وضاحت کی۔ اس کا مطلب ہے ابتداء، ارتقاء اور نظریات کی نوعیت کا مطالعہ۔
- کارل مارکس نے نظریہ کی تعریف "حکمران لوگوں کے نظریات کی ہے جو سرمایہ داری کے مروجہ نظام کو قائم کرنے اور ان کی اپنی مراعات یافتہ حیثیت کے خواہاں ہیں۔
- کارل مینہیم نے کہا کہ معاشرے میں قدامت پسند خود کی طلب گیر اور غالب طبقے کے متعصبانہ خیالات۔

جنرل تعریف

ایک نظریہ لوگوں کے ایک گروپ کے اشتراک کردہ نظریات اور عقائد کا جمع ہے۔ یہ خیالات کا مربوط سیٹ یا خیالات کا انداز یا عالمی نظریہ ہو سکتا ہے۔

نظریات کی خصوصیات

1. زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس نظریہ پر متحد ہونا چاہئے۔
2. نظریے احساسات اور جذبات کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔
اس میں فرد انسان کی طاقت کی ضرورت ہے۔
یہ اجتماعی کوششوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ This .

5. ایک اس نظریے کو نافذ کرنے کے لئے پارٹی کے رہنما کا اہتمام کیا۔
6. ایک نظریہ حقیقت کی ترجمانی ایک نئے انداز میں کرتا ہے۔
7. یہ دنیا کو دیکھنے کے لئے ونڈو فراہم کرتا ہے۔

8. یہ لوگوں کو متاثر اور ترغیب دیتا ہے۔
9. یہ کسی فعل کا جواز فراہم کرتا ہے۔
10. ایک نظریے کی تبدیلی کے منفی ہے۔

de نظریہ کی اہمیت:

1. یہ ایک قوم کے لئے ایک محرک قوت ہے۔
2. استحکام اور یکجہتی لانے کے لئے پوری کوشش کر رہا ہے۔
3. یہ معاشرے کے بکھرے ہوئے لوگوں کو سیمنٹ بنانے کا اڈہ فراہم کرتا ہے۔
- It . یہ عام پلیٹ فارم پر لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔
5. نظریاتی انقلاب کی شکل دیتا ہے

نظریہ پاکستان:

پاکستان اپنے معاشرتی ، سیاسی ، مذہبی ، معاشی اور ثقافتی ورثہ Pakistan نظریہ کی حفاظت کرنے والی ڈھال ہے جو اسلام کی چھتری تلے محفوظ ، محفوظ اور پروجیکٹ ہے۔

➤ نظریہ پاکستان کی بنیاد:

1. یہ اسلام کے نظریہ پر مبنی ہے۔
2. یہ ہندو اور انگریزوں کے خلاف ردعمل پیدا
3. یہ برصغیر کا موجودہ نظام کے خلاف کھڑے ہوئے
4. اس مسلم ثقافت کو محفوظ کر لیا

➤ دو نیشنل تھیوری:

مسلمان الگ الگ قوم ہیں جن کی اپنی ثقافت ، تہذیب ، رواج ، ادب ، مذہب اور طرز زندگی ہے۔ لہذا ، مسلمانوں کو کسی دوسری قوم میں ضم نہیں کیا جاسکتا۔

سرسید احمد خان (دو قومی نظریہ کے بانی) کی طرف سے دیئے گئے تاریخ میں اردو (زبان ہندی تنازعہ پر بنارس میں 1867ء میں تاریخ کا پہلا وقت)

پاکستانی مطالعہ

نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال

1. ذاتی زندگی:

علامہ اقبال 9 نومبر 1877 کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ علامہ اقبال ایک عظیم شاعر اور فلسفی تھے۔ انہوں نے ایک عظیم مفکر کی حیثیت سے ملک گیر شہرت اور پہچان حاصل کی۔ انہوں نے اپنی تعلیم گورنمنٹ سے حاصل

کی۔ کالج ، لاہور اور بعد میں وہ لاء میں تعلیم حاصل کرنے انگلینڈ چلے گئے۔ انہوں نے پی ایچ ڈی کیا۔ جرمن یونیورسٹی سے فلسفہ میں۔ علامہ اقبال نے حکومت میں کئی سالوں سے درس دیا۔ کالج ، لاہور۔ انہوں نے اسلام کا گہرائی سے مطالعہ کیا تھا اور اسلامی اصولوں کی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

2. سیاست میں داخلہ:

بنیادی طور پر ، علامہ اقبال ایک شاعر ، استاد اور مفکر تھے۔ تاہم ، انہیں برصغیر کے مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے سیاسی میدان میں آنا پڑا۔ علامہ اقبال نے مسلم لیگ میں شامل ہوکر اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا۔ سیاست میں ان کے داخلے کا جہاں مسلمانوں نے خیرمقدم کیا قائداعظم کے ایک قابل اعتماد ساتھی کی بری طرح ضرورت تھی۔

3. ایک علیحدہ مسلم ریاست کے ویژن:

علامہ اقبال ایک عظیم سیاسی رہنما ثابت ہوئے۔ اس نے اپنی متشدد آیات سے برصغیر کے مسلمانوں کو بیدار کیا تاکہ الگ الگ سرزمین کا مطالبہ کیا جائے۔ علامہ اقبال علیحدہ مسلم ریاست کا نظریہ اسلامی قانون کے نفاذ کے ساتھ جسمانی طور پر وابستہ تھا اور اسلامی شریعت کو جدید تشریح اور اجتہاد سے مشروط کیا گیا تھا۔ علامہ اقبال بحیثیت قوم مسلمانوں کی علیحدہ شناخت پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت تک ملک میں امن کا کوئی امکان نہیں ہوگا جب تک کہ مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم تسلیم نہیں کیا جاتا ، کیونکہ ان کی ثقافتی اقدار کو حاصل بے جس کا انہیں تحفظ اور برقرار رکھنا چاہئے۔ وہ ان جھڑپوں کو ختم کرنا چاہتا تھا جو ہندو اور مسلمانوں کے مابین مذہب پر مبنی ہیں۔

:حیات کے طور پر Life اسلام ایک مکمل ضابطہ Islam:

حیات سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا code علامہ اقبال اسلام کو ایک مکمل ضابطہ مجھے پوری طرح یقین ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک علیحدہ " وطن قائم کرنا پڑے گا کیونکہ وہ متحدہ میں ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں " ہندوستان

انہوں نے مسلمانوں کو ان کی اصل حیثیت کو سمجھنے اور ان کی ذہنی الجھنوں اور زندگی تک تنگ نظری کو ختم کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اپنی شاعری میں اسلام کے شاندار شبیہ کو واضح کیا۔

5. علامہ اقبال کی نفی کا تصور ایک قوم:

علامہ اقبال نے ہندوستان کے ون نیشن کے تصور کی کھلے عام نفی کی اور مسلمانوں کے الگ اور الگ قومی امیج پر زور دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے قومی اور مذہبی شناخت کی بحالی کے لئے قیام پاکستان کو بہت ضروری اور ضروری سمجھا۔ ان کی شاعری نے ان کی قوم اور ملک سے محبت کی عکاسی کی۔

6. مذہب اور سیاست الگ الگ نہیں ہیں:

علامہ اقبال نے کہا کہ اسلام دنیاوی زندگی کے امور کے ہر پہلو میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتا ہے لہذا ایک اسلامی ریاست میں ضابطہ حیات کے طور پر اس کا نفاذ ضروری ہے۔ انہوں نے مذہب کی بنیاد پر وطن کی بنیاد رکھی جو بعد میں نظریہ پاکستان کی بنیاد بن گئی۔ انہوں نے کہا

"اسلام روحانی اتحاد کو پامال کرکے زندگی کو مضبوط کرتا ہے۔"

اسلام میں خدائے کائنات 'روح اور ماد' " ایک پورے کا مختلف حصہ ہیں ۔"

انہوں نے کسی بھی نظام کو مذہبی سے الگ ہونے پر یقین نہیں کیا اور اعلان کیا کہ مذہب اور سیاست ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

7. ایک مضبوط مسلم ریاست کی تشکیل:

علامہ اقبال بطور قوم مسلمانوں کی الگ شناخت پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ علامہ اقبال ایک مضبوط مسلم ریاست تشکیل دینا چاہتے تھے جہاں مسلمان اپنی زندگی گزاریں اور اسلام کے مطابق فیصلے کریں۔ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو نافذ کرتے ہیں اور اسلامی جمہوری نظام قائم کرتے ہیں۔ مسلم ثقافت اور تہذیب محفوظ اور محفوظ ہیں۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کو مساوی حقوق اور مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

8. علامہ اقبال نے وفاقی نظام کا تعارف:

علامہ اقبال وفاقی نظام پر یقین رکھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ موجودہ حالات میں یہ برصغیر کے لئے ایک مثالی نظام ہے۔ انہوں نے ملک میں اتحاد اور یکجہتی لانے کے لئے وفاقی نظام کو متعارف کرانے پر زور دیا۔ انہوں نے یہ بھی یقین کیا کہ وفاقی نظام معاشرے کے مختلف دھڑوں کے مابین اتحاد کو فروغ دے گا جس سے ملک کے دفاع میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا:

انہوں نے کہا کہ میں کبھی بھی برصغیر کے مسلمان ایسے نظام پر متفق نہیں ہونا چاہتا ہوں جو ایک حقیقی فیڈریشن کے اصولوں کی نفی کرتا ہو یا انہیں ایک الگ "سیاسی اکائی کی حیثیت سے ممتاز نہیں کرتا ہو۔"

9. الہ آباد 1930 میں علامہ اقبال کا خطاب:

میں علامہ اقبال کا الہ آباد خطاب ہندوستان کے مسلمانوں کی جدوجہد 1930 آزادی میں بہت اہمیت اور علامت ہے۔ درحقیقت الہ آباد میں صدارتی خطاب ، برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو ڈھال دیا اور ان کی کوششوں کو صحیح سمت میں لایا۔ ان کے صدارتی خطاب میں دو قومی نظریہ کو مزید واضح کیا گیا۔ اس نے کہا:

مجھے یقین ہے کہ علیحدہ قومی شناخت کا تحفظ ہندو اور مسلمان " دونوں کے مفاد میں ہے "

نیز ، انہوں نے کہا:

یہ تمام مہذب اقوام کا اولین فرض تھا کہ وہ دوسری اقوام " کے مذہبی اصولوں ، ثقافتی اور معاشرتی اقدار کے لئے پوری احترام اور احترام کا مظاہرہ کریں۔ چونکہ مسلمان اپنی الگ ثقافت کے مذہبی رجحانات کے ساتھ الگ الگ قوم ہیں اور وہ اپنی پسند کا ایک نظام رکھنا چاہتے ہیں ، لہذا انہیں اپنی الگ مذہبی اور ثقافتی شناخت پر غور کرتے ہوئے ایسے نظام کے " تحت زندگی گزارنے کی اجازت دی جانی چاہئے۔

10. مسلمان علیحدہ قومی امیج کے ساتھ قوم سے الگ ہیں:

علامہ اقبال نے الگ الگ قومی امتیاز رکھنے والی علیحدہ قوم کی حیثیت سے مسلمانوں کے جذبات اور نظریات کو حقیقی جذبے سے ظاہر کیا۔ ان کے صدارتی خطاب سے مسلمانوں کے ذہنوں سے تمام الجھنیں ختم ہو گئیں اور ان کی جدوجہد کی نئی جہت دکھائی گئی۔ بعد میں اس کے بعد ، مسلمانوں کو اپنا لائحہ عمل طے کرنے اور ایک واضح کٹ اور قطعی a ایک علیحدہ وطن کے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے ل مارچ RD پروگرام پر عمل کرنے کی اہل بنائیں۔ مشہور قرارداد پاکستان ، پر 23 پاسز 1940 کو لاہور میں الہ آباد کے علامہ اقبال کا صدارتی خطاب پر مبنی تھا

11۔ علامہ اقبال علیحدہ نے گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی۔

اور 1932۔ 1931 RD اور 3 ND علامہ اقبال 2 میر، مسلمانوں کی نمائندگی کی گول میز کانفرنس میں منعقد کیا گیا تھا 7 ستمبر 1931 ND میں گول میز کانفرنس 2 گول میز کانفرنس نومبر 17 1932 سے RD سے لندن دسمبر 1931 کرنے کے لئے 1 3 منعقد کیا گیا تھا 24 دسمبر 1932 کو۔ ان کانفرنسوں میں انہوں نے بہت ہی سختی سے مسلم مقصد کی حمایت کی اور ایسی تمام اسکیموں کی بھرپور مخالفت کی جس نے کسی بھی طرح سے مسلمانوں کے مفاد کو خطرے میں ڈال دیا۔

12۔ علامہ اقبال نے مسلمانوں میں قوم پرستی کی ایک نئی روح پھونک دی۔

علامہ اقبال نے اپنی ہلچل اور فکر انگیز اشعار سے مسلمانوں میں قوم پرستی کا ایک نیا جذبہ پیدا کیا۔ اس نے ایک خیال کی تبلیغ کی

اسلامی اتحاد و اخوت پر مبنی قوم پرستی۔ ان کا خیال تھا کہ فرد جغرافیائی حدود سے نہیں بلکہ روحانی رشتہ سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے علاقائی قوم پرستی کے تصور کی نفی کی اور مسلمانوں پر اس کے منفی اثر اور اثر کو سامنے لایا۔

13۔ اسلام زندگی کا حقیقت ہے:

حیات بھی زندگی کی حقیقت code علامہ اقبال اسلام کو ایک مکمل ضابطہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کہا مجھے پوری طرح یقین ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک علیحدہ وطن قائم کرنا پڑے گا کیونکہ وہ متحدہ ہندوستان میں ہندوؤں کے ساتھ نہیں رہ سکتے ہیں۔

انہوں نے مسلمانوں کو ان کی اصل حیثیت کو سمجھنے اور ان کی ذہنی الجھنوں اور زندگی تک تنگ نظری کو ختم کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اپنی شاعری میں اسلام کے شاندار شبیہ کو واضح کیا۔

14۔ مسلم ریاست کے بارے میں علامہ اقبال کی پیش گوئی

15۔ نظریہ پاکستان کی واضح شناخت:

میں ، علامہ اقبال نے دو قومی نظریہ کی واضح طور پر وضاحت کی : 1930 مسلمان الگ الگ قوم ہیں۔ جو بعد میں نظریہ پاکستان بن گیا

16۔ دو قومی نظریہ کی حمایت:

علامہ اقبال نے دو قومی نظریہ کی وکالت کی ۔ انہوں نے واضح کیا کہ ٹوپی مسلمان ایک الگ قوم ہیں اور اس طرح وہ ہندوستان کے دوسرے خطوں اور برادریوں سے سیاسی آزادی کے مستحق ہیں۔ مسلمانوں کی اپنی تہذیب ، ثقافت ، تاریخ ، اخلاقی اقدار اور مذہب ہے۔

علامہ اقبال کے صدارتی خطاب میں دو قومی نظریہ کو مزید درجہ دیا گیا اور :مسلمانوں کے لئے الگ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا

میں مذہبی تعصبات کو ختم کرنے کی کڑی وکالت کرتا ہوں"

اور ملک سے امتیاز لیکن اب مجھے یقین ہے کہ اس کا تحفظ ہے

الگ قومی شناخت ملک میں ہے۔

17۔ دین کی اہمیت بیان کریں:

کا ماننا تھا کہ "مذہب افراد کی زندگی اور ریاستوں believed علامہ اقبال کی زندگی میں انتہائی اہمیت کا حامل طاقت ہے" اور یہ کہ "اسلام خود ہی مقدر ہے اور اس کو کسی قسمت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔" ان کا خیال تھا کہ اسلام کا مذہبی آئیڈیل "جسمانی طور پر اس نے جس معاشرتی نظام سے تشکیل دیا ہے اس سے

متعلق ہے۔ ایک کے مسترد ہونے میں بالآخر دوسرے کو مسترد کرنا شامل ہوگا۔ مذہب اسلام نے جنوبی ایشیاء میں مسلم سوسائٹی کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کی and اس نے وطن کی بنیاد مذہب پر رکھی جو بعد میں نظریہ: بنیاد بن گئی۔ انہوں نے کہا:

"اسلام روحانی اتحاد کو پامال کر کے زندگی کو مضبوط کرتا ہے۔"

18. مغربی جمہوری نظام کی تعریف:

علامہ اقبال نے مغربی ثقافت کا اسلام کے ساتھ موازنہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ انسانیت سے نجات اور فلاح و بہبود اسلام کو ایک طریقہ زندگی کے طور پر قبول کرنا ہے۔

علامہ اقبال مغربی جمہوری نظام کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ پیام مشرق کے بارے میں ان کا نظریہ مغربی جمہوریت کے ساتھ ہی باقی رہنا ہے۔ ان کے مطابق دو سو گدھوں کا دماغ اکیلے شخص کا دماغ نہیں تیار کرسکتا۔

19. ہجرت مدینہ کی مثال پیش کی

20. ڈیوٹی موت کے احساس کی اہمیت کو پیش کیا

[Hazuri](#) علامہ اقبال، 21 یں مر سیٹ لاہور میں، 1938 ایریل، [اس کے](#)، [قبر](#) میں واقع ہے [باغ کے دروازے کے درمیان منسلک باغ بادشاہی مسجد اور لاہور فورٹ](#)

پاکستانی مطالعہ

نظریہ پاکستان اور قائداعظم

1. ذاتی زندگی:

قائداعظم (محمد علی جناح) 25 دسمبر 1876 میں کراچی میں پیدا ہوئے تھے۔ اس کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ 1887 میں وہ سندھ مدرسہ ہائی اسکول گئے۔ انہوں نے مشن ہائی اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ کاروباری تجربہ حاصل اس کے والد نے اسے انگلینڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، انہوں نے His کرنے کے ل انگلینڈ میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کا ذہن بنا لیا۔ جناح 1896ء کراچی کو واپس انہوں نے 11 مارچ 1948ء میں ستمبر 1948ء میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بانی ہیں۔

(سیاست میں داخلہ 1904):

جناح نے دسمبر 1904 میں بمبئی میں کانگریس کے بیسویں سالانہ اجلاس میں شرکت کرکے سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ جناح نے آل انڈیا نیشنل کانگریس کے کلکتہ اجلاس میں حصہ لے کر 1906 میں سیاست میں داخل ہوئے۔

3. جناح کا سیاسی کردار:

سیاست میں محمد علی جناح کرشنا گوپال گوکھلے سے بہت متاثر ہوئے، قائداعظم نے اس یقین دہانی کے بعد ہی 1913 میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی، مسلم لیگ بھی ہندوستان کی آزادی اور خود حکمرانی کے پابند ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کے سفیر Hindu.

محمد علی جناح نے اپنے سیاسی زندگی کے ابتدائی سالوں میں ہندو مسلم اتحاد کی وکالت کی۔ ان کا خیال تھا کہ ہندو اور مسلمان دونوں برطانوی حکمرانی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوششوں میں شامل ہیں۔

5. جناح نے سن 1920 میں کانگریس سے استعفیٰ دے دیا:

گاندھی بنیادی طور پر ایک انتہا پسند ہندو سیاستدان تھے۔ گاندھی عدم تعاون کی تحریک کی وجہ سے، قائداعظم نے 1920 میں کانگریس سے استعفیٰ دے دیا۔

6. میں سائنس کمیشن کی قبولیت 1927:

سر شفیع کی سربراہی میں گروپ کی مخالفت میں جناح کے ساتھ سائنس کمیشن کی منظوری پر مسلم لیگ میں پھوٹ پڑ گئی۔

7. میں قائد اعظم کے 14 نکات 1929:

میں، جناح کو اپنے مشہور 14 نکات کے ساتھ سامنے آنا پڑا جو 1929 مسلمانوں نے آئندہ مسلم مطالبہ کی بنیاد کے طور پر مطمئن کیا۔

R. گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی:

میں گول میز 1931RD اور 3ND قائد اعظم 2 میں مسلمانوں کی نمائندگی کی گول میز کانفرنس 7 ستمبر 1931 سے لندن میں منعقدND کانفرنس اور 1932. 2 گول میز کانفرنس سے منعقد کیا گیاRD کیا گیا تھا دسمبر 1931. کرنے کے لئے 3 1 تھا 17 نومبر 1932 سے لے کر 24 دسمبر 1932 ء۔ ان کانفرنسوں میں انہوں نے انتہائی واضح طور پر مسلم مقصد کی حمایت کی اور ایسی تمام اسکیموں کی سختی سے مخالفت کی جس نے کسی بھی طرح سے مسلمانوں کے مفاد کو خطرے میں ڈال دیا۔

9. کے انتخابات کے لئے زبردست کوششیں 1937:

ایکٹ 1935 کے تحت صوبائی انتخابات 1937 میں ہوئے تھے۔ قائداعظم ابھی بھی کانگریس اور مسلم لیگ کے مابین تعاون کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

10. مسلمانوں کی الگ شناخت:

قائداعظم نے کانگریس کو اسلام مخالف سلوک کی حیثیت سے کام کرنے پر بہت تکلیف دی۔ چنانچہ قائداعظم نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر مسلمانوں کو الگ الگ شناخت دینے کا فیصلہ کیا۔

11. مسلمانوں کے لئے ہدایت اور الہام

سال کی مختصر مدت کے ساتھ، جناح نے نڈھال مسلم عوام کو بیدار کیا، انہیں 4 ایک بینر کے نیچے پلیٹ فارم میں لایا اور اندرونی لیکن مبہم اشاروں کی خواہشات کو ہم آہنگی عطا کی۔

12. جدید جمہوری اور اسلامی ریاست

مارچ 1940 کو، مسلم لیگ نے لاہور میں اپنے سالانہ اجلاس میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کے لئے مشہور لاہور قرارداد منظور کی۔ مسلمانوں کا خواب تھا کہ وہ ایک جگہ رکھیں اگر وہ اسلام پر عمل پیرا ہوں۔ پاکستان میں اسلامی ریاست بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

13. دو قومی نظریہ کی حمایت کی

قائداعظم دو قومی نظریہ کے پختہ ماننے والے تھے اور مسلمانوں کو ایک الگ اور الگ قوم سمجھتے تھے۔

19. میں علیحدہ مسلمان قوم پرستی کا اعلان 1940:

اس نے اعلان کیا

"مسلمان لفظ قوم کی کسی بھی تعریف کے مطابق ایک قوم ہیں۔"

15. اسلامی نظام کا قیام:

قائداعظم نے اسلامی نظریہ پر بہت دباؤ ڈالا تھا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسلام صرف ایک ملت ملت کو متحد کرنے والی طاقت ہے۔

اسلامی جمہوریہ کے لئے جدوجہد

:قرآن پاک کی اہمیت: انہوں نے کہا

انہوں نے کہا کہ کونسا رشتہ مسلمانوں کو ایک ساتھ بنا دیتا ہے، جو ہے ایک مضبوط چٹان جس پر مسلم عمارت کھڑی کی گئی ہے، جو ہے

شیث اینکر مسلم ملت کو بنیاد فراہم کرتا ہے، وہ رشتہ ہے شیث اینکر اور چٹان قرآن پاک ہے۔

18. سخت تاریخی ورثہ

19. نسل پرستانہ (یلسن) تعصب (بصعت) کی مذمت کریں۔

20. قائد اعظم کو بطور خالق پاکستان۔

کی قیادت میں مسلم لیگ قائد اعظم نے 14 پاکستان کو پورا کرنے کے لئے بہت مشکل جھگڑا ویس اگست 1947۔

Muhammad Irfan

پاکستانی مطالعہ

قیام پاکستان کے مقاصد اور مقاصد

1. اللہ تعالیٰ کی خودمختاری کا نفاذ۔

اسلامی ریاست خدا تعالیٰ کی حاکمیت کے تصور پر قائم ہے۔ مطالبہ پاکستان کا بنیادی مقصد ریاست کا قیام تھا جہاں خدا کی بالادستی نافذ کی جاسکتی تھی۔

2. اسلامی جمہوریت کا قیام:

اسلام نے جمہوریت کا ایک مثالی تصور دیا ہے جو مغربی تصور سے مخصوص ہے۔ اسلامی جمہوری نظام میں سب برابر ہیں اور معاشرتی حیثیت کی بنیاد پر کوئی بھی مراعات یافتہ مقام حاصل نہیں کرتا ہے۔

Muslim. مسلم امیج اور شناخت کا تحفظ:

متحدہ ہندوستان میں ، ہر سماجی میدان میں مسلمان ہندوؤں کا راج تھا۔ پاکستان کے مطالبے کا مقصد مسلمانوں کو ہندو تسلط سے بچانا تھا۔

Muslim. مسلم ثقافت اور تہذیب کا تحفظ:

مسلمان اپنی مخصوص ثقافتی اقدار اور نمونوں کی وجہ سے ہمیشہ ایک الگ قوم تھے۔ مسلم ثقافت ، تہذیب اور ادب مسلم شناخت کی زندہ اور قابل فخر علامت تھے۔

5. دو قومی نظریہ کا تحفظ:

پوری آزادی کی تحریک دو قومی تھیوری کے گرد گھوم رہی جو پاکستان کے مطالبے کی اساس بن گئی۔ اپنی الگ ثقافت ، تہذیب اور معاشرتی اقدار کے ساتھ دو بڑی الگ قومیں تھیں۔

6. ہندو اکثریت سے نجات:

انگریزوں اور ہندوؤں نے بحیثیت قوم انہیں مٹانے کے لئے مسلمانوں کے خلاف بڑے پیمانے پر خاتمے کی ظالمانہ پالیسی اپنائی۔ پاکستان کا مطالبہ اسی احساس پر مبنی تھا کہ مسلمانوں کو ازلی ہندو تسلط کے چنگل سے آزاد کیا جانا چاہئے۔

7. متوازن معاشی نظام کا قیام:

معاشی نظام / حالت تقسیم سے پہلے ہی افسردہ تھی۔ قیام پاکستان کا سب سے بڑا مقصد اسلام کے معاشی اصولوں پر مبنی متوازن معاشی نظام کا قیام تھا جو خوشحال اور مستحکم معاشی زندگی کو یقینی بناسکے۔

8. اردو زبان کا استعمال

میں ناگیپور اجلاس میں مہاتما گاندھی نے کہا 1935

اردو زبان کا استعمال کرتی Urdu مسلمان سلطنتیں اپنے درباروں میں بہتری کے ل " تھیں اور اس زبان کو لغو الفاظ میں لکھا جاتا ہے ، لہذا ، ہندوؤں نے اسے کسی بھی " حالت میں قبول نہیں کیا۔

9. کامل اسلامی ریاست کی آزادی:

اسلام کا معاشی نظام متوازن اصولوں پر مبنی ہے جو کسی فرد کو ضرورت اور ضرورت اور and سے زیادہ دولت اور معاشی وسائل رکھنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ نظام زکوٰۃ عشر اضافی دولت کے ذریعہ سسٹم سے نکالا جاتا ہے۔

10. ہندو مسلم فسادات کی وضاحت:

ہندو رہنما راجگوپال اچاریہ اپریل 1942 میں عید میلاد النبی کے موقع پر اور
کہا:

میں پاکستان کی حمایت کرتا ہوں کیونکہ مجھے ایسا ملک نہیں چاہتا تھا جہاں ہندو اور "
مسلمان دونوں احترام کے جذبات کو پیش نہیں کر رہے ہیں۔

11. برطانوی ڈیموکریٹک نظام کو ختم کرنا

12. اسلام اور ہندو مت کے اختلاط کی تفاوت

ہندو ہمیشہ ایک قوم کی حیثیت سے مسلمانوں کو کچلنے اور بالآخر انہیں
ہندو معاشرے میں ضم کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ ہندی-اردو تنازعہ ، شودھی
اور گایا ٹین تحریکیں ، جاہل ہندو کی ذہنیت کی واضح مثال ہیں۔
:اخبار میں انٹرویو اور کہا **Hardial** میں 1924ء لالہ

انہوں نے کہا کہ ہندوستانی بحرانی مسائل کا صرف ایک حل جسے ہندوستانی مسلمان نے تبدیل کیا
"شودھی تحریک کی طرف سے ہندو قوم میں

13. عالمی اسلامی اتحاد کا مرکز بنائیں

اسلامی سوسائٹی کا قیام

15. مسلمانوں کے تحفظ کا احساس

پاکستانی مطالعہ

محمد بن قاسم اور جانشینوں کی آمد

(برصغیر میں اسلام کی موافقت (۷۰۰ء)

شارک شراف ابن ملک نا راجہ زینون جو کا اک چھوٹی ریاست کیرنگ نور کا راجہ تھا کو
مصلمان بنایا۔

مسلمان کیسے آئے؟

تحریکا خلافت ما بیگاوات موپلہ نہیں ایک شمجا کا یا تحریم حکمت بچنا کا لیا ہا لہجہ
وو تحریکا خلافت کا خلافت ہو گا

(AD-715 محمد بن قاسم 695)

1. تاریخ پیدائش: 31 دسمبر، 695ء

2. پورا نام: محمد بن قاسم الثقافی

3. مقام پیدائش: طائف ، سعودی عرب

والد کا نام: حجاج بن یوسف کا بھائی قاسم بن یوسف . Father

5. ابتدائی زندگی:

6. سندھ پر حملہ:

محمد بن قاسم 712 عیسوی میں دائل (سندھ) میں داخل ہوا۔

7. AD) حجاج بن یوسف کی موت (714)

8. (محمد بن قاسم کی موت (715ء ڈی

جانشین:

1. (ملا نب بیبح اکا حبیب ابن المحلب الازدی (715-717) (یدزدا)

2. (عبد المالک ابن مروان (717-720) (ناوړم نب کلما دبع)

3. (عمرو ابن مسلم البیلی (720-726)

4. (جنید ابن عبد الرحمن الموری (726-730)

(یرملا نمحرلا دبع نبینجلا)

5. (تمیم ابن زید العتیبی (730-740) (یتعلا دیز نب میمت)

6. (الحکم ابن آوانا (740-744) (بیلکلا ةناوع نب مکحلا)

7. (عمرو ابن محمد الثقفی (744-750)

8. (یزید ابن ارال الخالی (750-755)

(غزنوی خاندان (997-1136)

(غوری خاندان (1124-1206)

(سالٹینٹ دہلی (1206-1526)

1. (غلام خاندان (1206-1290)

- قطب الدین ایبک
- شمس الدین علاو تھمش
- ملیکا رضیہ سلطانہ
- بہرام شاہ
- (ناصرالدین محمود (دومحم نیدلا رصان
- (غیاث الدین بلبن (نبلب نیدلا ٹایغ

2. (خلجی خاندان (1290-1320):

- جلال الدین خلجی
- علاؤالدین خلجی:

علاؤالدین اپنے پیشرو جلال الدین خلجی کا بھتیجا اور داماد تھا

- (قطب الدین مبارک شاہ (علاؤدین خلجی کا بیٹا)

3. (تغلق خاندان (1320-1414):

- غیاث الدین تغلق ، Tughluq الدین Ghiyath
- محمد بن تغلق
- (سلطان فیروز شاہ تغلق (1351-1388)

- سلطان علاء الدین سکندر شاہ (کے بیٹے سلطان محمد شاہ

(Tughluq)

(سید خاندان (1414-1451 Say .

- سید خضر خان
- مبارک شاہ
- محمد شاہ
- عالم شاہ

5. (1526-1451) لودی خاندان

- (سکندر خان لودی) (وفات 21 نومبر 1517)
- (بہلول خان لودھی) (وفات 12 جولائی 1489)
- (ابراہیم خان لودی) (وفات 21 اپریل 1526)

6. (1540-1526) (تنطلس ہیلغم) مغل سلطنت

- ظہیر الدین محمد بابر (1530-1526) پیدائش 14

فروری 1483

وفات 26 دسمبر 1530

مغل سلطنت کا آغاز پہلے شہنشاہ بابر سے ہوتا ہے۔ 12 سال کی عمر میں، وہ وسطی ایشیا میں قبیلے کا حکمران بن گیا۔ وہ بالترتیب اپنے والد اور والدہ کے ذریعہ تیمور اور چنگیز خان کا اولاد تھا۔

- ناصر الدین معظم ہمایوں (1540-1530) ولادت 6 مارچ

1508

موت 27 جنوری 1556

نام، ہمایوں، میں علاقے پر حکومت regnal ناصر الدین بہتر ان سلطنت کے دوسرے شہنشاہ کی طرف سے نام mugal کرنے والے سے جانا جاتا محمد، کیا اب افغانستان، پاکستان، شمالی بھارت سے بنگلہ دیش 1540-1530 سے اور دوبارہ 1556-1555

7. (1555-1540) (سوری سلطنت)

- (شیر شاہ سوری (اصلی نام: فرید خان) (1545-1540)
- (اسلام شاہ سوری (اصل نام: جلال خان) (1553-1545)

شیر شاہ سوری کا بیٹا

- (عادل شاہ سوری (1555-1554)

- (سکندر شاہ سوری (1555)

8. (1857-1555) (تنطلس ہیلغم) مغل سلطنت

- ناصر الدین محمد ہمایوں (1556-1555) پیدائش 6

مارچ 1508

موت 27 جنوری 1556

نام، ہمایوں، میں علاقے پر حکومت regnal ناصر الدین بہتر ان سلطنت کے دوسرے شہنشاہ کی طرف سے نام mugal کرنے والے سے جانا جاتا محمد، کیا اب افغانستان، پاکستان، شمالی بھارت سے بنگلہ دیش 1540-1530 سے اور دوبارہ 1556-1555

- (جلال الدین محمد اکبر (ربکا دمحم نیدلا لاج) (1605-1556)

ولادت اکتوبر 1542 موت

27 اکتوبر 1605

ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر مقبول اکبر عظیم کے طور پر جانا (اکبر/عظم مظعا ربکا)، اور بھی اکبر میں کے طور پر، تیسرا تھا مغل بادشاہ اکبر 1556 سے 1605۔ کرنے کے لئے حکومت کرتا

- رہا جو کامیاب ہو گیا اس کے والد [ہمایوں](#)، ایک ریجنٹ، [بیرام خان](#) کے تحت، جس نے نوجوان شہنشاہ کو ہندوستان میں مغل ڈومین کو بڑھانے اور مستحکم کرنے میں مدد کی۔
- نور الدین محمد سلیم (میلس دمحم نیدلارون) ان کی طرف (سے نام سے جانا جاتا شاہی کا نام جہانگیر۔ 1605-1627)
 زاد جلال الدین اکبر
 پیدائش 31 اگست 1569
 میں موت 28 اکتوبر 1627
 نور الدین محمد سلیم نے اپنے سامراجی نام جہانگیر کی طرف سے نام سے جانا جاتا [فارسی](#): ریگناہج) چوتھا تھا [مغل](#)

- [شہنشاہ](#)، جس نے 1605 سے لے کر 1627 میں اپنی موت تک حکومت کی۔ اس کے شاہی نام ([فارسی میں](#)) کا مطلب ہے 'دنیا کا فاتح'۔
- شہاب الدین محمد خرم (دمحم نیدلہاہش مرخ) اپنے باقاعدہ [نام](#) شاہ جہاں (ناہج ہاش) (1627-1658) کے [نام](#) سے جانا جاتا ہے
 پیدائش 5 جنوری 1592
 موت 22 جنوری 1666
 شہاب الدین محمد خرم اپنے [باقاعدہ نام](#) سے جانا جاتا ہے، شاہ جہاں، [فارسی](#): ناہج ہاش، [روشن](#): 'دنیا کا بادشاہ'، یانجوار، [مغل بادشاہ تھا](#)، اور 1628ء سے 1658 تک اس نے اپنے دور حکومت میں حکومت کی۔ [مغل سلطنت](#) اپنی ثقافتی عظمت کی انتہا کو پہنچا۔
 - محی الدین محمد عام طور پر صابری (عرفیت) اورنگزیب (کے نام سے جانا جاتا ہے) (1658-1707)
 شاہ جہاں کی ولادت 3 نومبر 1618
 وفات 3 مارچ 1707
 بذریعہ محمد عام طور پر جانا جاتا ہے محی الدین the زیور " [ڈگری](#) اورنگزیب [فارسی](#) :عنوان عالمگیر (فارسی اس کے باقاعدگی سے عرش "یا دنیا کا فاتح")، چھٹا [مغل شہنشاہ تھا](#)، جس نے 49 برسوں تک "یورے برصغیر پر حکمرانی کی۔ almost تقریباً بہادر شاہ ظفر (رفع حاشر داہب) (1837-1857)
 ولادت 24 اکتوبر 1775
 وفات 7 نومبر 1862
 بہادر شاہ ظفر یا بہادر شاہ دوم (جس کی پیدائش مرزا ابو ظفر سراج الدین محمد کے نام سے ہوئی) آخری [مغل بادشاہ تھا](#)۔ وہ

دوسرا بیٹا تھا اور 28 ستمبر 1837 کو اپنی وفات پر اپنے والد [اکبر دوم](#) کا جانشین ہوا۔ وہ ایک برائے نام شہنشاہ تھا ، کیوں کہ مغل سلطنت صرف نام کے ساتھ ہی موجود تھی اور اس کا اختیار صرف دیواروں کے شہر تک ہی محدود تھا پرانی دہلی۔

پاکستانی مطالعہ

عدم رواداری ، رواداری اور مذہبی آزادی اور غیر اخلاقی سلوک
مسلمان

1. غیر مسلموں کے ساتھ تعاون اور ہمدرد
2. انسانی حقوق کا احترام
3. سب کے لئے مساوات
4. معاشرتی انصاف اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ
5. کے لئے مساوی مواقع غیرمسلموں
6. ملازمت کے برابر مواقع
7. سب کے لئے مذہبی آزادی
8. انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ
9. تمام اقلیتوں کے لئے فلاح
10. مساوی نظام عائد ٹیکس
11. اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی
12. فن تعمیر کی ترقی
13. اردو زبان کی ترقی
14. ادب کی ترقی
15. تجارت اور تجارت کی ترقی
16. سماجی رواج کی ترقی

پاکستانی مطالعہ

پاکستان کا تاریخی پس منظر ology نظریہ کی خدمات of حضرت مجدد الفاضل ثانی

اصل نام: شیخ احمد رحمہ اللہ فاروقی رحمہ اللہ سربندی

مقام پیدائش: سربند ، ہندوستان تاریخ پیدائش: 26 جون ، 1564

والد کا نام: شیخ عبد الاحد

تاریخ وفات: 15 دسمبر 1624

عنوان: مجدد عارف ثانی ، احمد ربانی ، فاروقی سربندی ، ابوالبرکات

1. پیدائش اور ابتدائی زندگی

عظیم مصلح، شیخ احمد سربندی کے پہلے امام فاروقی ایک نقشبندی، 26 جون 1564ء پر سرہند میں پیدا ہوئے۔

2. تعلیم

اس نے اپنی بنیادی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی۔ قرآن پاک ، حدیث اور الہیات میں ان کی ابتدائی ہدایات سربندی اور سیالکوٹ میں پیش کی گئیں۔

3. بھارت کی سماجی حالت

جب شیخ احمد نے اپنی اصلاحی تحریک کا آغاز کیا تو مسلم معاشرہ غیر اسلامی طریقوں اور رجحانات سے دوچار تھا۔ ان دنوں کے صوفیانہ اور صوفیاء نے شریعت کی صداقت کی کھلے عام تردید کی۔ علمائے کرام اور علمائے دین نے اپنی تفسیر میں قرآن و حدیث کا حوالہ دینا چھوڑ دیا۔

4. الف ثانی کی خدمات Mujadid حضرت

شیخ احمد نے اسلامی معاشرے کو غیر اسلامی رجحانات سے پاک کرنے کا کام لیا۔

■ کامیاب جہاد کے خلاف دین ای الہی

ان دنوں کے دوران اکبر نے برصغیر میں حکمرانی کی جس کے اسلام مخالف نظریے نے معاشرتی ماحول کو بڑھاوا دیا تھا۔ اکبر اسلامی اصولوں اور خیموں کی طرف کوئی سیکھ نہیں تھا۔ اکبر کے ذریعہ دین الہی کا تعارف الہی نہایت -i-اسلام کو مسخ کرنے کی سنگین کوشش تھی۔ کے اثرات الدین مسلم عقائد اور رجحانات کو متاثر کیا۔ تو حضرت مجدد عالیف ثانی جہاد دین الہی کے خلاف -

■ جہانگیر کے آگے سجدے (انرک بدجس) سے انکار

شیخ احمد خطوط میں مذہبی احیاء کے علاوہ دیگر معاملات بھی نمٹاتے ہیں۔ اس پالیسی نے انہیں شدید مشکلات میں مبتلا کر دیا۔ جہانگیر نے شیخ احمد کو اپنی عدالت میں طلب کیا اور اس سے بیان دینے کو کہا۔ شیخ

ت مندانہ انداز میں statement احمد شاہی عدالت میں حاضر ہوئے اور جر اپنے بیان کی وضاحت کی۔ کسی نے جہانگیر کی طرف اشارہ کیا

شیخ نے سجدہ کرنے کا عمل انجام نہیں دیا تھا۔ جب جہانگیر نے سجدہ کرنے کو کہا تو شیخ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے۔ جہانگیر، اس دو ٹوک جواب پر مشتعل ہو کر شیخ کو قید کرنے کا حکم دے دیا۔

■ قید کے دوران اسلام کی تبلیغ:

شیخ احمد نے قید کے دوران اپنی اسلام کی تبلیغ کو شرک نہیں کیا۔ دو سال کے بعد، جہانگیر نے احترام محسوس کیا، اسے لباس کے اعزاز اور اس کے اخراجات کے لئے 1000 روپے کے ساتھ رہا کیا۔

■ وحدت الشہود کے تصور بنائیں وحدت الشہود

وحدت الشہود کا فلسفہ اکبر کے زمانے کے کچھ صوفیوں نے پیش کیا تھا۔ وحدت الوجود کے حامیوں کا خیال تھا کہ انسان اور اس کے خالق خدا کے درمیان کوئی زندہ فرق نہیں ہے اور فرد اور خدا دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ شیخ احمد نے کھلے عام اس فلسفے کی نفی کی اس سرزمین نے ان کا فلسفہ وحدت الشہود پیش کیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ خالق اور مخلوق دو مختلف ہستی ہیں۔

■ مکتوبتعام ربانی

شاہ احمد نے شاہی دربار کے معروف اشرافیہ کو خط لکھ کر قائل کرنے کا ایک موثر طریقہ اختیار کیا۔ ان کے خطوط مکتوبت ایام ربانی کے نام سے مشہور ہیں اور ان سے مخاطب تھے، بزرگ امراء کے علاوہ۔ شیخ فرید، خان اعظم، صدر جہان اور عبد الرحیم خان خانہ۔

اسلام کی تبلیغ کے لئے کتابیں اور رسائل preaching

■ دو قومی نظریہ کا تصور ترقی

شیخ احمد دو قومی تھیوری پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین اختلافات برقرار رکھنے کے حق میں تھا۔

■ شیخ احمد کی کوششوں کے اثرات

شیخ احمد کی مسلمانوں کی مذہبی اور عملی زندگی کو تقویت دینے کی کوشش نے مسلم ہندوستان کی تاریخ پر ناقابل یقین اثر چھوڑا۔ علامہ اقبال، شاعر مشرق وسطیٰ، نے اپنی نظموں میں شیخ احمد کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

■ الف ثانی کی موت Mujadid حضرت

دسمبر 1626 کو ان کا انتقال ہو گیا اور انہیں سربندی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ 16

ابو الاعلا مودودی

انہوں نے کہا:

حضرت نے غیر مسلموں کی گود میں ہندوستان کی حکمرانی کو جانا چھوڑ دیا اور اندھیرے کی تبدیلی کا سیلاب جو 3 سے 4 سو سال قبل یہاں اسلام کی طباعت کا دعویدار ہے۔

پاکستانی مطالعہ

حضرت شاہ ولی اللہ

1. تعارف

- **پیدائش اور ابتدائی زندگی:**

کو دہلی میں)۔ اس کا اصل نام Feburary، 1703 تاریخ پیدائش (21 سینٹ دہلوی آعمر آم ال عمرہ اللہ ابن عبد الرہد امداد والہد ہب ا اد سید قو تھا۔ اس کے والد کا نام عبد الروم تھا۔ شاہ ولی اللہ کا تاریخی نام عظیم الدین ہے۔ اس کا لقب شاہ ولی اللہ تھا۔ اس کی کنیت ابو فیض ہے۔ ان کا ولاد شاہ عبد الرحیم آک اسلامی اسکالر بنا کا نٹا ایک مدرسہ کم کیا جیس کا نان مدرسہ رحیمہ ریکھا اج اب بھی موجود ہ

موت: 1762، دہلی

- **تعلیم / حافظ قرآن:**

انہوں نے ابتدائی تعلیم روحانیت اور تصوف میں اپنے والد سے حاصل کی۔ بچپن میں ہی انہوں نے قرآن پاک حفظ کیا۔ Hifz Kia حفظہ قرآن تھا 7 سال کی عمر میں قرآن

- **حج:**

وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے سعودی عرب چلا گیا اور 1730 میں حج کیا۔ 1734 میں وہ سعودی عرب سے واپس آیا۔ ما حج کیا یا ان کا نام حمد شیخ ابو ابو طاہر بن ابراہیم وہ ملیہ یا 1730 واہ رہ کر کتاب لکھی یا 1734 ما واپس ع

2. متحدہ ریاست میں مسلمانوں کی حالت (متحدہ بھارت / برصغیر)

- **سیاسی حالات:**

- **معاشرتی حالات:**

ان دنوں کے برصغیر میں سیاسی اور معاشرتی ہنگامہ برپا تھا۔ جان، املاک اور عزت محفوظ نہیں تھی کیونکہ مسلم سوسائٹی میں کام کرنے والی متعدد تباہ کن قوتیں تھیں۔

- **مذہبی ضوابط:**

مذہبی گروہ بھی شیعہ اور سنی فرقوں کے مابین اپنی برتری اور تنازع کا دعویٰ کر رہا تھا۔

3. اصلاح اور حضرت شاہ ولی اللہ کی خدمات

- **مذہبی خدمات اور اصلاحات**

شاہ ولی اللہ کو حجاز میں قیام کے دوران ہندوستان میں غیر مستحکم اور انتشار کی صورتحال کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ 9 جولائی 1732 کو جب وہ قبول نہیں کرتے اور دہلی واپس آئے تو انہیں عرب میں ہی رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا

کچھ طالب علم تیار کیا اور انہیں اسلامی تعلیم کی مختلف شاخوں میں علم دیا۔

- **اسلامی طرز عمل کی ضرورت ہے:**
کے نقش قدم پر چلنے پر سختی of شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کو نبی پاک سے راضی کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو پرامن زندگی گزارنے کی تاکید کی۔
- **اجتہاد کی ضرورت ہے:**
- **جہاد کی تبلیغ:**
انہوں نے مسلمان سولڈر کو جہاد کی اہمیت سے آگاہ کیا اور کہا کہ وہ اسلام کی عظمت کے لئے جہاد کے لئے جائیں۔
- **معیشت کی اسلامی پرنسپل:**
انہوں نے تاجروں سے کہا کہ وہ تجارت کے منصفانہ اصولوں کو اپنائیں جس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (منسو هیلع اللہ بلص) کے ذریعہ کی تھی۔ انہوں نے لوگوں کو دولت جمع کرنے کے گناہوں سے آگاہ کیا۔
- **کے علم کو فروغ دینا Haddish قرآن و:**
انہوں نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور فوائد کے لئے قرآنی تعلیم کی تائید کی اور ان سے کہا کہ وہ غیر اسلامی رجحانات اور طریقوں کو ترک کریں۔
- **(کی برطرفی (تیرا و بقرف sectarism**
- **مسلمان کے لیے اسکول خیالات کے درمیان توازن**

سیاسی اصلاحات اور خدمات . Political

شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کی دینی میدان میں تعلیم کے علاوہ سیاسی میدان میں مسلمانوں کو بھی رہنمائی فراہم کی۔

- **(انتشار کے خلاف جدوجہد (راشتنا**
- **جانچ کرنا marhata مراحل**
ماربٹوں اور سکھوں کے عروج نے مسلم حکمرانوں کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ مہاربتاس فورسز نے مغل سلطنت کے دارالحکومت دہلی پر چھاپہ مارا ، شاہ ولی اللہ اپنی مرضی سے اس قیمتی صورتحال سے نمٹنے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے بجا طور پر دیکھا تھا کہ اگر مروتوں کو موثر انداز میں جانچا نہیں گیا تو مسلمان کی سیاسی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔
- **مسلم اتحاد کے لئے کوشش**
انہوں نے مغل سلطنت سے ماربٹوں کی طاقت کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔
- **دو قومی نظریہ کو فروغ دینا**
وہ دو قومی نظریہ کو بھی فروغ دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندو اور مسلمان الگ الگ قوم ہیں اور وہ برصغیر میں ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔
- **گورنمنٹ سسٹم کے بنیادی اصول**

5. ادبی خدمات

- **(قرآن مجید کا ترجمہ (فارسی ما**

اس کا عمدہ کام قرآن پاک کا آسان فارسی زبان میں ترجمہ تھا۔

- **حجت اللہ الغلیغہ**

اللہ الغلیہ شاہ ولی اللہ کی ایک اور مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب Wali حج میں شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کے معاشرتی اور مذہبی زوال کی وجوہ کے بارے میں تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔

• اور خلیفہ-الخلیفہ Khafa تعالیٰ نغمے Izalat

شاہ ولی اللہ نے شیعوں اور سنیوں کے مابین پائے جانے والے غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے عزت الخفا اور خلیفہ الخلیفہ لکھے تھے۔

• Ikhtilaf امام Sabab الانصاف فائی البیان

چار اسکولوں کے درمیان توازن پیدا کرنے کے لئے، انہوں نے لکھا الانصاف وہ اپنے تاریخی پس منظر کا پتہ لگایا Ikhtilaf امام Sabab فائی البیان ہے جس میں

• فویون الحرامین

فوئٹن الہرمین شاہ میں ، ولی اللہ اپنے عرب میں قیام کے دوران اپنے ایک خواب کو پیش کرتے ہیں۔

6. سماجی اصلاحات اور خدمات:

- جدوجہد بیواؤں کی شادی کے بارے میں ہندو تصور سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے
- اور توجہ پہننے کو مسلمانوں سے بتایا superstitions بچنے
- شادی کے وقت پر غیر ضروری اخراجات کے خلاف جدوجہد
- تین دن سے زیادہ کی موت پر سوگ ختم کرنے کی کوشش کریں
- حلال کمانے کے لئے اور قرض پر سے بچنے کے مفاد کے لئے کام کرنے کے لئے
- مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے
- دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کے خلاف کام کیا
- تبلیغ کی سادگی
- اور گروہ بندی کے خلاف کام کیا sectarianism

7. حضرت شاہ ولی اللہ کے جانشین

- شاہ عبد العظیم
- (شاہ رفیع الدین) قرآن کریم اردو میں ترجمہ کیا
- (شاہ عبد القادر) قرآن مجید اردو
- شاہ عبد الثانی
- شاہ اسماعیل شہید
- شاہ محمد صوفی

8. فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے کوششیں

- فرقوں کا مسئلہ (عرق) حل Suni شیعہ سے
- مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر سختی سے عمل کرتے ہیں (ملسو ہیلع (اللہ بلص
- متوازن نقطہ نظر کا اپنایا اور مذہبی امور کی جانب سمجھنے

- لوگوں کو اسلام کے بنیادی اصولوں کو متعارف کرانے
- جدید مسلمان بھارت کے بانی کے طور پر شمار

Muhammad Irfan

پاکستانی مطالعہ

سید احمد شاہ

1. سید احمد شاہ

میں۔ پیدائش اور ابتدائی زندگی

سید احمد بریلوی 29,1786 نومبر رائے بریلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام سید محمد عرفان تھا۔ اس کے دادا کا نام شاہ علامہ اللہ تھا۔

ii. تعلیم:

وہ شاہ ولی اللہ کی تبلیغ اور عقائد (دئقع) سے بہت متاثر ہوا اور اپنے بیٹے شاہ عبد العزیز کا سخت ضبط تھا۔ شروع ہی سے اس کا جھکا اپنے فوجیوں کی طرح سپاہی بننے کی بجائے کسی مشہور (روہشم) اسکالر یا صوفیانہ بننے کی کوشش کی گئی تھی۔ شاہ عبد القادر سا قدیم جلد کی۔

2. سوانح حیات

میں۔ تعارف

ii. زندگی کا کیریئر:

سید احمد نے اپنے کیریئر کا آغاز نواب ٹانک (ہندوستان میں قصبہ) کے نواب نواب عامر خان کی خدمات میں ایک سرور کے طور پر کیا۔ اپنی خدمات کے دوران ، سید احمد نے فوجی نظم و ضبط اور حکمت عملی سیکھی جس کی وجہ سے وہ آنے والے سالوں میں ایک عظیم فوجی کمانڈر بن گیا۔ ملٹری ما جان کا شوک تھا۔ 1810 ایم اے کی تربیت حاصل کی۔

iii. اتحاد کا قیام (داحتا): اتحاد کیم کیا مسلمان۔

iv. (حج کرو 1821):

سید احمد شہید 1821 میں مولانا اسماعیل شہید ، مولانا عبد الحی اور حج کی سعادت کے لئے پیروکار اور مداحوں کی ایک بڑی تعداد کے دو سال تک غیر حاضر two ہمراہ مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے اور تقریباً رہے۔

وی جہاد تحریک:

سید احمد شاہد اپنی مذہبی اور نظریاتی وابستگی میں مسلمانوں کے زوال کو دیکھ کر انتہائی مایوس ہوئے۔ اس کی زندگی اور جدوجہد کا مقصد صرف تبلیغ کر کے اسلام کے پھیلاؤ تک ہی محدود نہیں تھا ، بلکہ وہ

اس مقصد کے لئے عملی اقدام پر یقین (جہاد کی نقل و حرکت)۔

vi. تحریک جہاد کے مقاصد

• اسلامی نظام حکومت کا قیام:

سید احمد کے سامنے مرکزی مقصد ریاست کا قیام تھا جو اسلامی اصولوں پر مبنی تھا۔

• ریفارمز / مسلم معاشرے میں تصحیح:

ان کی جہاد کی تحریک کا مقصد مسلم معاشرے کی اصلاح تھا کیونکہ اس وقت پنجاب میں سکھ حکمران کا راج تھا۔ اس کے ظالمانہ دور حکومت میں مسلمانوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

• جہاد کی تبلیغ:

سید احمد نے انہیں دہلی تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ہمسایہ مقامات کا دورہ بھی کیا۔ رام پور اپنے ایک دورے کے دوران کچھ افغانوں نے سکھ حکومت کے ذریعہ مسلمان پر وسیع پیمانے پر ظلم و ستم کی شکایت کی۔

• سادہ طرز زندگی:

اس کے جہاد کا مقصد لوگوں میں عام زندگی گزارنے کے بارے میں شعور اجاگر کرنا تھا۔

• (سکھ کے مظالم سے خاتمے (تیربرہ، ملظ :

مسلمانوں کو سکھ ظالم حکومت کے تحت بھاری نقصان اٹھانا پڑا اور انہیں اپنے مذہب کو انجام دینے اور اس پر عمل کرنے کی آزادی اور آزادی سے انکار کر دیا گیا۔ سکھ حکومت نے مسلمانوں کے مقدس مقامات جو کہ مسجدیں ہیں ، زیارت گاہوں کو مندروں اور اصطبل میں بدل دیا تھا۔ چنانچہ ان کی جہاد تحریک کا مقصد سکھوں کے مظالم کا خاتمہ تھا۔

• (اندو شواسوں کے خاتمے (یتسرپ مہوت :

vii. 1826-1825) (جہاد کے لئے سفر :

انہوں نے پنجاب ، خیبر پختونخوا ، دہلی اور نوشہرہ جیسے جہاد کی تبلیغ کے لئے مختلف ممالک اور شہروں کا سفر کیا ۔ آغاز رائے بریلی پنجاب ، سندھ ، کے پی کے سے ہوا

viii. اعلان جنگ :

سید احمد کا خیال ہے کہ اگر پنجاب اور کے پی کے سکھ تسلط سے آزاد ہو گئے تو مسلمان اپنا پرانا مقام دوبارہ حاصل کر لیں گے۔ لہذا ، انہوں نے سکھوں کے خلاف اپنی جہاد تحریک شروع کرنے کے لئے پنجاب کا انتخاب کیا اور کے پی کے کو غیر اسلامی قوتوں کے خاتمے کے لئے اپنا آپریشن شروع کرنے کے لئے منتخب کیا ۔

ix :: اکیرا جنگ :

سید احمد 21 اکیرا میں سکھوں کی فوج کو چیلنج کر سکھوں کے خلاف ان کے جہاد شروع کر دیا سینٹ اکیرا پر لڑائی رات حملہ کیا گیا تھا 1826۔ دسمبر جب سو سکھوں پر تقریباً 900 مسلمانوں یہ ایک کامیاب مشن تھا اور سکھوں کو بھاری نقصان pounch۔ اٹھانا پڑا۔

اکیرا یا ہزرو ما سکھو کو حر یا طاہرکا مجاہدین کامیاب ہوئی۔

(ایکس۔ سکھوں کی سازش (شزاس :

جہاد تحریک حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ جدوجہد کے ابتدائی مراحل سے گزری۔ اس وقت جہاد تحریک کے خلاف ایک سازش رچی گئی تھی ، سکھوں نے یار محمد پر دباؤ ڈالا جس نے سید احمد کو زہر آلود کرنے کی کوشش کی جس سے وہ بچ گیا۔ 1829 میں ، یار محمد مجاہدین کے خلاف مقابلے میں مارا گیا۔

3. اسلامی ریاست کے قیام :

میں۔ مسلم سوسائٹی میں اصلاحات / اصلاح

ii. شریعت کا تعارف :

پشاور پر قبضہ کرنے کے بعد ، سید احمد نے شریعت کے تعارف کی طرف اپنی توجہ دی۔

iii. اسلامی نظام کا قیام

iv. سرداروں اور مقامی لوگوں سے مذاکرات

v. صف بندی کا حلف لیا :

اس وقت تک ، سرداروں اور خانوں کی ایک بڑی تعداد نے سید احمد کے سامنے عرض کیا تھا اور سید کے ہاتھ میں بیعت کر لی تھی۔ سرداروں ، خانوں اور مقامی لوگوں کے عام اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ایک کو سید کے ہاتھ میں باکا کا حلف لینا چاہئے۔

vi. خلیفہ کے طور پر اعلان:

سید احمد کو خلیفہ قرار دیا گیا جس کا حکم تمام مضامین پر پابند تھا۔

vii. لوگوں کو اسلامی طرز زندگی اپنانے پر راضی کیا:

انہوں نے سماجی اصلاحات بھی متعارف کروائیں اور مقامی لوگوں سے اپنے پرانے رواج اور طرز زندگی کو ترک کرنے کو کہا۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ اسلامی طرز زندگی اپنائیں اور نشہ کرنے سے پرہیز کریں (بیزچ روآ بشن)

4. مقامی قبائل سے مخالفت:

میں۔ سلطان محمد خان نے مجاہدین کو مقررہ رقم دینے کا وعدہ کیا

سلطان محمد خان واہ کا کہلا کا سردار تھا ، جنو نہ وڈاہ کا وو ہ کردہ رکم دان گام اگر بے پار لوگو کو اکتلاف۔araمجاہدین کو مک

ii. سازش سلطان محمد خان سکیو سا مل گا۔

iii. چھوٹے مقامی قبائل نے کھل کر مخالفت شروع کردی۔

iv. مقامی افغان سردار نے بھی مخالفت شروع کردی۔

v. قبائلی سردار میں اتحاد کا فقدان

vi. سرداروں میں بدلہ لینے کی مضبوط روایت

vii. قبائلی سرداروں کا باہمی فرق

5. بالاکوٹ (مئی 1831) میں شہادت:

پشاور سے دستبردار ہونے کے بعد ، سید احمد نے بالاکوٹ شفٹ ہو کر 1831 میں راجوری سے اپنی تحریک کا آغاز کیا۔ اس لڑائی میں مسلمان شکست کھا گئے ، جس میں سید احمد ، اسماعیل خان اور بہت سے دوسرے پیروکار اپنی جانوں سے نپٹ گئے۔ سید احمد کی موت کے ساتھ ہی ، جہاد تحریک پریشانی میں پڑ گئی اور پرانے جوش و جذبے کے ساتھ اس کی سرکوبی نہیں کی جاسکی۔

پشاور میں بالاکوٹ شفٹ ہوا۔ کشمیر جان چٹا تھا۔ بالاکوٹ ما مقامی سرداروں کی سوز نہ چوہ کا اندازو ما ان پار ہملہ کیا۔ سکھو یا میسالمانو ما جنگ

ہوئی

(فاصلہ جنگ (مئی 1831

صحابہ

- > (اسماعیل خان (شہید)
- > (سید احمد (شہید)
- > (مولانا عبد الحئی (فرار)

یا تحریک چلتا چلتا طاہریہ کلافت میں بد گئی جنگا ازادی ما بھی یہ
جنگجو شرک ہوا یحی طہرکا پاکستان کی بنیاد بنی۔

پاکستانی مطالعہ

سرسید احمد خان

1. پیدائش اور ابتدائی زندگی:
تاریخ پیدائش: 17 اکتوبر 1817 دہلی
والد کا نام: میر محمد متقی
2. تعلیم
ماموں دادا ، قرآن پاک عربی ، فارسی
ادب کی تاریخ ، ریاضی ، طب
3. ملازمت میں انٹری
والد کی موت کے بعد مالی مسائل سے نمٹنے کے لئے کلرک کی (1838)
حیثیت سے ملازمت کا آغاز ہوا۔
میں 2 سال کے بعد وہ جج بنے۔ 1841
1846 ، وہ چیف بنے۔
شاہی کونسل کے ممبر۔ 1877
اس کے بعد ، وہ انگلینڈ کی یونیورسٹی میں ایل ایل بی کرتا ہے۔
موت . Death
۲۷ مارچ 1898 ہیرو کی
دلی موت پر

علی گڑھ تحریک کا آغاز

1. علی گڑھ موومنٹ کی تعلیمی خدمات
❖ کا قیام Murdabad گلشن سکول
وکتوریہ اسکول گاڑی پور کا قیام Vict
سائنسی سوسائٹی گاڑی پور کا قیام Sci
❖ علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ
❖ محمندن ایجوکیشنل کانفرنس

- ❖ المسلمین-ہند mus التراقی manانجمن
- ❖ علی گڑھ میں محمدن اینگلو اورینٹل کالج Al
- ❖ سرسید احمد خان نے تقریریں کیں اور مضامین لکھے
- ❖ سرسید احمد خان نے جدید تعلیم پر زور دیا
- ❖ سرسید احمد خان انگریزی اور مغربی تعلیم پر زور دیتے ہیں
- 2. **علی گڑھ موومنٹ کی سماجی خدمات**:
 - ❖ سرسید نے مسلمان کو زراعت اور تجارت کو پیشہ ورانہ طور پر اپنانے کا کہا
 - ❖ ہندوستان کے وفادار محمدن لکھیں India

- ❖ لکھا تہذیب القرآن اخلاق
- ❖ تیار سماجی قیادت
- ❖ اور- اہل - ای - کتاب-Taam- لکھا احکام - ای
- ❖ آزادی تاریخ کے لئے منظم پلیٹ فارم
- ❖ اسلامی سوسائٹی اصلاح
- ❖ تفہیم کا ماحول پیدا کریں tanding
- ❖ یتیم مکان کا قیام or
- ❖ میں اردو Taraqqi لکھا انجمن میں
- 3. **علی گڑھ موومنٹ کی سیاسی خدمات**
 - ❖ بھارتی بغاوت کی وجوہات پر فوکس
 - ❖ عملی سیاست سے دور رکھنے کے لئے مسلم سے بتایا
 - ❖ برطانوی انڈین ایسوسی ایشن کا قیام
 - ❖ اردو ہندی تنازعہ
 - ❖ مسلمانوں کے لیے علیحدہ ووٹر پر کشیدگی
 - ❖ بھارتی محب وطن ایسوسی ایشن کا قیام
 - ❖ ایم اے او ڈیفنس ایسوسی ایشن کا قیام MA
 - ❖ دو قومی نظریہ کی پائینر
 - ❖ ہند asbab-I-Baghawat رسالہ لکھا سے
 - ❖ مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان دوستانہ ماحول بنائیں
 - ❖ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی شرکت
 - ❖ مسلمانوں کو سیاسی جماعت تشکیل دے کو دیا کی تجاویز
 - ❖ مسلمانوں کو سیاسی قیادت فراہم کریں

پاکستانی مطالعہ

مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا ہونا

1. آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کی پس منظر یا وجہ:
 - قانون ساز کونسل ایکٹ 1861
 - بانی برطانوی حکومت
 - مسلمانوں کو نمیندگی نہیں دی ان ان ست ست زایاتی کی گئی۔
 - اردو ہندی تنازعہ 1867
 - انڈین نیشنل کانگریس کی تشکیل
 - دسمبر 28، 1885
 - ممبئی، ہندوستان
 - انڈین کونسل ایکٹ 1892
 - کے بانی برطانوی
 - مسلمانوں کو نمیندگی دی گی ہلات بہتر ہوا۔
 - بنگال 1905 کی تقسیم
 - تقسیم کے تئیں مسلمانوں کی مثبت رد عمل
 - تقسیم کی جانب ہندوؤں کے منفی رد عمل
 - (شملہ ڈیپوٹیشن (اکتوبر 1906
2. آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام:
 - دسمبر 30، 1906
 - ڈھاکہ، بنگلہ دیش
3. تمام بھارت مسلم لیگ کے مقاصد:
 - برطانوی حکومت سے وفاداری
 - مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرو
 - مسلمانوں کے مفاد میں ترقی
 - دیگر برادریوں کی دشمنی
 - کسی بھی امتیاز کے بغیر لوگوں پر احسان کریں
4. تمام بھارت مسلم لیگ کی کامیابیوں:
 - منٹو مورلی اصلاحات / 1909 کی تاریخ
 - برطانوی حکومت سے مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخابی حلقوں کی منظوری دیں۔
 - لکھنؤ معاہدہ 1916
 - ہندو مسلم اتحاد ہوا تھا اجلس ما۔

- مونٹاگو چیلمسفورڈ 1919/1919 کی ریاست مونٹاگو
- فرقہ ریاست سے اصلاحات۔ چیلمسفورڈ واسیرائی
- ویس کے پوائنٹس قائد اعظم محمد علی جناح 14

- علامہ اقبال 1930 کے الہ آباد ایڈریس
- کانگریس وزارتوں کا استعفی
- مارچ 1940RD قرارداد لاہور 23
- بھارت تحریک 1944 چھوڑو
- گاندھی جناح مذاکرات کے فیصلے کے بعد ہوا کا چھوڑو ہندوستانی تحریک
- چلی جائی ہندستان میں سارہ انگازا کو نکالا جائی گا یا کیا ڈویژن کی جائی جی
- الیکشن کے نتائج 1945-1946
- پاکستان 14 کا قیام ویس اگست 1947

پاکستانی مطالعہ

پاکستان تحریک

1. مسلم قوم پرستی

1) کے قول قائد اعظم محمد علی جناح

بہت مشہور قول: "پاکستان ٹیب ہای وجود میں ایک گیا تھا جے بی پہلہ ہندوستانی مصلح ہوا تھا"

2) کے قول ابو ریحان البیرونی

کہا: "ہندو یا مسلمان نہار کا کیا کینارو کی ترہا ہن جو باربار چل تو سکتہ ہن مگر ایک دوسارا کا اور زم زم نہیں ہو سکتہ۔"

3) مذہبی اختلافات

4) ہندو قوم پرست تحریکوں کا منفی کردار

مسلمانوں کے مابین ثقافتی اور معاشرتی اختلافات پائے جاتے ہیں اور ہندو مسلم قوم پرستی کو نامزد کرتے ہیں

6) معاشی اور تعلیمی اختلافات

7) سیاسی اختلافات

2. خلافت تحریک

ترکی ما جو خلافت عثمانیہ تھی ہمارے کو بچنا کا لیا بارسگیر ما جو تھرک یا اتجا ک گیا تھا ہم کو خلافت موومنٹ کا نام دیا گیا تھا تھا خلافت کو بچنا کا لیا

1) خلافت کے ادارہ کا قیام

2) تحریک خلافت کے تحفظ کے لئے تحریک

3) خلافت تحریک کے مقاصد ذیل میں

دیئے گئے تین مقاصد:

- خفیہ مقامات ترک حکومت کو دے دیا
- برقرار رکھا خلافت ای عثمانیہ
- ترک سلطنت کے علاقوں میں کوئی تبدیلی نہیں

4) خلافت کانفرنس

5) خلافت اجتماع کا قیام

6) ہندو مسلم کا اتحاد

7) وائسرائے سے بھارتی نمائندگی کال

8) (معاہدہ سیوری (جرمنی کا شہر

9) خلافت کا وفد انگلینڈ بھیج

10) تحریک ہجرت

11) موپلہ بغاوت / موپلا بھگوت

موپلہ ایک کام کا نام ہا جو عربیہ تھا یا عربیہ ملک سا اقدام کار ہندوستانی سائٹ پار جا کا باس گا یا وو مولا کہلا تھا

انھو نا جاب مسلامانو کی تحریکا خلیفہ دقۃ تو انھو نہ برٹش سا بیگوت کر دی

12) چوری-چوورا سانحہ

چوری- چوڑا ایلکا کا نام تھا۔ ہندوستان کے ضلع فرخ آباد المیہ : مسلمان یا ہندو نہ مل کر ٹیکس ادا کرنا کرنا انکر کیا تھا تو وہا پار ہڑتال کیا گیا سکا واجہ دیکھا آھا پار موجود پولیس اسٹیشن کو اگ لگا دی گئی احتجاج کا سرن 22 مسلمان زندہ جل گا

13) خلافت تحریک کا اختتام (1924)

3. عدم تعاون کی تحریک

- 1) برطانوی اداروں کا مکمل بائیکاٹ کریں
- 2) برطانوی سامان کا مکمل بائیکاٹ کریں
- 3) سرکاری خدمات سے استعفی دے دیا
- 4) برطانوی حکومت کو واپس کردہ عنوانات
- 5) عدالتوں کا بائیکاٹ کریں
- 6) مقامی اسکولوں اور کالجوں سے واک آؤٹ کریں
- 7) انتخابات میں حصہ نہیں لیں
- 8) غیر ملکی کی ہر چیز کو مسترد کر دیا گیا تھا
- 9) غیر ملکی کپڑوں کو جلا دیا گیا
- 10) اسپیننگ وہیل یا چرکا ہندوستانی آزادی کی علامت بن جاتے ہیں

4. علی برادران کا کردار

- 1) خلافت موومنٹ اور مولانا محمد علی جوہر
- 2) مولانا محمد علی جوہر کی کوششیں
- 3) خلافت موومنٹ میں مولانا شوکت علی کا کردار
- 4) مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ سیاسی میدان میں تعاون
- 5) خلافت موومنٹ میں فعال شرکت
- 6) علی برادران کو تحریک خلافت کے دوران گرفتار کیا گیا

5. تحریک میں مسٹر گاندھی کا کردار Khalifate

- 1) مسٹر گاندھی نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی
- 2) مسٹر گاندھی نے سوڈاشی موومنٹ کا آغاز کیا
- 3) آرمی سروسز سے علیحدگی
- 4) برطانوی حکومت کو واپس کردہ عنوانات
- 5) سول سروسز سے استعفی دے دیا گیا
- 6) سرکاری عدالتوں کا بائیکاٹ کریں
- 7) اسکولوں اور کالجوں کا بائیکاٹ کریں
- 8) نجی تعلیمی اداروں کا بائیکاٹ کریں

6. خلافت تحریک کے ناکامی اور اثرات یا نتائج

f خلافت تحریک کی ناکامی کی وجوہات

- 1) مسٹر گاندھی کا خود مختار فیصلہ
- 2) ترک حکومت کے ذریعہ تحریک خلافت کے خاتمے کا اعلان
- 3) خلافت فنڈ کے غلط استعمال کا الزام
- 4) ہجرت کی تحریک
- 5) مقاصد میں فرق
- 6) تمام اہم مسلم رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا
- 7) عارضی اتحاد غائب ہو گیا
- 8) اسرائیل کے قیام کی سازش
- 9) انتہا پسند ہندو تحریکوں کا منفی کردار
- 10) ملک میں فرقہ وارانہ جھڑپیں شروع ہو گئیں
- اثرات یا خلافت تحریک کے نتائج
 - 1) مسلمانوں کی معاشی اور تعلیمی ترقی پر اثرات
 - 2) مسلمانوں میں سیاسی شعور سے آگاہی
 - 3) مسٹر گاندھی کی منفی مقبولیت
 - 4) ترک عوام کی بالواسطہ مدد
 - 5) عالمی اسلامی اتحاد
 - 6) مسلمانوں کو متحرک قائد فراہم کریں
 - 7) جمعیت علمائے اسلام کا قیام
 - 8) مسلمانوں کی سوچ میں تبدیلی
 - 9) ہندو مسلم اتحاد کا خاتمہ
 - 10) علمائے کرام اور طلباء سیاست میں دلچسپی رکھتے ہیں
 - 11) ہندو تحریکوں کی مسلم مخالف سرگرمیاں
 - 12) مسلمانوں کی مایوسی
 - 13) برطانوی حکومت میں کمزوری
 - 14) مسلمانوں کے ذریعہ برطانوی حکومت کا سامنا کرنے کی ترغیب دیں
 - 15) سیاسی جدوجہد میں بدل گئی struggle خلافت تحریک خالصتا
 - 16) مسلمانوں کے ذریعہ مذہبی جوش و جذبے کا مظاہرہ
 - 17) علماء اور مشائخ نے ایک عمدہ ٹیم کے طور پر کام کیا
 - 18) غیر اسلامی رجحانات کو ختم کرنے میں مسلمانوں نے موثر کردار ادا کیا
 - 19) مسلمانوں میں تشویش کا احساس پیدا ہوا
 - 20) یہ دو قومی نظریہ کو بے حد طاقت دیتا ہے
 - 21) تحریک ہجرت غریب مسلمانوں کو بے حد تکلیف کا باعث بنتی ہے
 - 22) مسلمانوں کے معاشی مسائل میں بہت زیادہ ترمیم کریں

پاکستانی مطالعہ

علامہ اقبال الہ آباد ایڈریس 1930

1. علامہ اقبال الہ آباد ایڈریس 1930 کا پس منظر
 - 14 1929 کے پوائنٹس قائد اعظم محمد علی جناح
2. الہ آباد پتے کی وجوہات

3. الہ آباد ایڈریس کے اہم نکات

- 1) حیات کے طور پر code اسلام ایک مکمل ضابط
- 2) اسلام ایک زندہ قوت کے طور پر
- 3) مسلم قوم پرستی کو الگ کریں
- 4) مسلم ثقافت کا تحفظ
- 5) اسلامی خود مختار ریاست کی ضرورت
- 6) مسلم اتحاد کی ضرورت ہے
- 7) اسلام کامیابی کی ضمانت دیتا ہے
- 8) فرقہ واریت کو کنڈوم کریں
- 9) مذہبی انفرادی مسئلہ نہیں ہے
- 10) ہندوستان مختلف اقوام کا نام ہے
- 11) نہرو کی رپورٹ پر تنقید
- 12) الگ وطن کا مطالبہ
- 13) اسلامی جمہوریہ کا قیام
- 14) فرقہ واریت کے مسائل کا حل
- 15) سمین کمیشن کی تجویز پر تنقید
- 16) مذہبی اور سیاست ایک دوسرے کے لئے اہم ہیں
- 17) ہندو اور مسلمان دو مختلف قومیں ہیں
- 18) زندگی میں مذہب کی انفرادی اور مکمل حیثیت
- 19) آزاد مسلم ریاستوں کے فوائد
- 20) علامہ اقبال کی پیش گوئی

4. الہ آباد ایڈریس کی اہمیت

- 1) پاکستان کے لئے نظریاتی اساس
- 2) ہندوؤں کا منفی رد عمل
- 3) مسلم ریاست کے لئے نام پاکستان تجویز کیا گیا
- 4) دو قومی نظریہ کی وضاحت
- 5) اسلامی نظام زندگی کی برتری
- 6) مسلمانوں کے خلاف برطانوی رد عمل
- 7) سیاسی مقام اقبال

5. الہ آباد کے پتے پر گفتگو

- 1) برصغیر میں مسلمانوں کی حالت
- 2) ماضی اور مستقبل کا اندازہ
- 3) منزل مقصود ہے

- 4) پاکستان کا تصور تخلیق کریں
- 5) آزاد مسلم ریاست کا نظریہ

پاکستانی مطالعہ

پاکستان تحریک

کے صوبائی انتخابات 1937

1. کے صوبائی انتخابات 1937
2. انتخابی نتائج
کل صوبے 11 جن ما 3 سب مائو مسلم لیگ ما سندھ ، پنجاب یا بنگال ما مسلم لیگ آف سنٹن ملی مگر اتنی زاڈا نہیں تھی وو حکومت بانا ساک 8 ما کانگریس ما اپنی حکومت بنی یا میں 3 ما دوساری پارٹیو سا مل کا مقلوٹ گورنمنٹ بائی
3. کانگریس کی وزارتوں کی تشکیل
سب جن جن سا 3 سب مائو مسلم لیگ ما سندھ ، پنجاب یا بنگال ما مسلم لیگ 11 آف سنٹن ملی مگر اتنی زاڈا نہیں تھی وو حکومت بانا ساکا 8 ما کانگریس ما اپنی

حکومت بنے یا ان میں 3 مسلم دنیا ملی گا میکلوت حکومت بنائی

4. کانگریس وزارتوں کا قیام
5. الیکشن میں کیوں مسلم لیگ ناکام
 - 1) قائداعظم محمد علی جناح قائداعظم ہندوستان کی غیر موجودگی میں نہیں تھا جی اسکی واجا سا ووٹ کام ذات آپ
 - 2) پنجاب میں سکندر حیات خان کی علیحدہ پارٹی سکندر حیات خان کی الذا پارٹی یونینسٹ پارٹی جو بری ما کانگریس کا ساٹھ مل گئی یا حکومت بانا لی
 - 3) بنگال میں مولوی ابوالکسیم فضل الحق کی علیحدہ پارٹی
 - 4) سندھ میں سر غلام حسین ہدایت اللہ کی الگ پارٹی
 - 5) مسلم لیگ نے منشور کو غیر واضح کر دیا تھا
 - 6) مسلمانوں نے انتخابات میں ہندوؤں کی مدد کی
 - 7) مسلم امیدوار الیکشن میں شامل نہیں ہوئے
- Congress . مسلمانوں کے ساتھ کانگریس کا سلوک
 - 1) مسلم مہم کے انعقاد پر پابندی لگانا
 - 2) ہندی بطور قومی زبان
 - 3) ترنگا بطور قومی پرچم
 - 4) (گائے کے قتل پر پابندی عائد کرنا (کربانی
 - 5) بندہ ترام بطور قومی ترانہ
 - 6) رواداری میں مذہبی
 - 7) مسلمانوں کے لئے معاشی رکاوٹیں
 - 8) ودیا مندر اسکیم
 - 9) ہندو مسلم فسادات میں اضافہ

کانگریس نے مسلم لیگ کے ساتھ کولیشن کی وزارتیں بنانے سے انکار کر دیا

- 11) کانگریس نے مسلم لیگ اور مسلمانوں کے خلاف پالیسیاں بنائیں
- 12) کانگریس مسلمانوں کے لئے جذباتی سلوک کا انتظام کرتی ہے
- 13) کانگریس نے عدالتوں اور انتظامیہ میں مداخلت کی
- 14) کانگریس نے مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی
- 15) کانگریس نے مسلمانوں پر معاشرتی دباؤ بڑھایا
- 16) وردہ سکیم
ورڈھا سکیم آف ایجوکیشن ، جو 'بنیادی تعلیم' کے نام سے مشہور ہے ، ہندوستان میں ابتدائی تعلیم کے میدان میں ایک انوکھا مقام رکھتی ہے۔ یہ اسکیم ہندوستانی قوم کے والد مہاتما گاندھی کے ذریعہ برطانوی ہند میں تعلیم کی دیسی اسکیم تیار کرنے کی پہلی کوشش تھی۔
- 17) مسلم لیگ پر پابندی عائد کرنے کی کوششیں
- 18) اردو زبان پر پابندی عائد کرنے کی کوششیں
- 19) کانگریس ہندی زبان کو فروغ دیتی ہے
- 20) مسلمانوں کے خلاف نہرو کی پالیسیاں
7. کانگریس کے دور میں مسلم لیگ کا کردار
8. کانگریس کی وزارتوں کا استعفی
9. کانگریس کے اقتدار کا خاتمہ
10. نتائج / کانگریس کے اصول کے اثرات

- 1) مسلم اتحاد و سالمیت
- 2) مسلم لیگ کی مقبولیت میں اضافہ
- 3) مطالبہ پاکستان کا تصور تخلیق کریں
- 4) قائداعظم کی مقبولیت میں اضافہ
- 5) مسلمانوں کا معاشی فیصلہ
- 6) مسلم لیگ متحدہ قوم پرستی کو مسترد کرتی ہے
- 7) ہندو ذہنیت واضح تھی

پاکستانی مطالعہ

لاہور قرارداد 1940

- قرارداد لاہور کا پس منظر
 1. کی جنگ کے بعد مسلمانوں کی حالت 1857
 2. انگریزوں نے 1909 میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ ووٹرز کا انتخاب کیا
 3. ہندو مسلم اتحاد 1916
 4. نہرو رپورٹ میں علیحدہ ووٹر کی کانگریس سے انکار
 5. (قائداعظم کے 14 نکات 1929)
 6. الہ آباد ایڈریس (علامہ اقبال میں) 1930
 7. چودھری رحمت علی کی اسکیم
یا کبھی نہیں پرچے کے نام تجویز
کردہ پاکستان
 8. ہند کی تقسیم کی تجویز
 9. کانگریس کی وزارتیں 1937 سے 1939
- لاہور قرارداد 1940
- کے صدارتی ایڈریس قائد اعظم
- قرارداد لاہور کی تائید کی
 - بلوچستان ، بہار ، سی پی ، مدرسہ ، ، (NWFP) پنجاب ، یوپی ، سندھ ، کے پی کے
 - بمبئی ، بنگال سا کان کون لوگ مسلم لیگ کی تائید (سیکنڈریڈ) کرن گا ان کا نام
 - ذکر کرن گا
- قرارداد لاہور کے نتائج
 1. مسلم لیگ 1935 کے ایکٹ کو مسترد کرتی ہے

2. خودمختار اور خودمختار ریاستوں کا قیام
3. اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ
4. امریکہ کے آزاد کی معیاری ترتیب دیں
- لاہور کی قرارداد پر کانگریس کا رد عمل
 1. موہنداس کرمچند گاندھی
 2. پنڈت جواہر لال نہرو
 3. سردار ولہہ بھائی جھاور بھائی پٹیل
 4. ہندو پریس
 5. چکرورتی راجگوپالاچاری
 6. مسلم قوم پرست علماء
 7. Sab NA احمد آزاد میں سے Muhiyuddin مولانا سید ابو الکلام غلام ہائی قرارداد لاہور پاکستان کی unho NA اودے Mazak قرارداد لاہور کا نام ویاس SA قرارداد
- لاہور کی قرارداد کی اہمیت
 1. مسلمانوں کی واضح منزل
 2. مسلمانوں میں اتحاد

3. برطانوی اور ہندوؤں کے مظالم (تیربرہ، ملظ) سے خاتمے
4. اسلامی بھائی چارے کے مثالی مثال
5. مسلم لیگ کی مقبولیت میں اضافہ
6. لاہور کی قرارداد میں ابہام (ماہیا) کو صاف کریں
7. ہندوؤں کے منفی رد عمل
8. کے منفی رد عمل فضل الحق الرحمن کا ulamma قوم پرست مسلمانوں کی۔ کہتا تھا بے گناں میں ہمہ ہسنا mukhalif tha باپ پاکستان کیلا کا نہیں لا سکتے۔
9. اسلامی معاشرے کا قیام
10. قائد اعظم کی انوکھی اور متحرک قیادت
11. مسلمانوں کے واضح مقاصد
12. مسلمانوں میں نیا جوش و خروش
13. مسلمانوں کی واضح حکمت عملی
14. مسلمانوں کے مستقبل کا فیصلہ کیا
15. الگ وطن کا مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا
16. نئی امید اور اعتماد حاصل کریں
17. مسلمانوں میں اعلیٰ روح پھونکی
18. مسلمانوں کی حفاظت کے لئے بہتر ہے
19. دو قومی نظریہ کو مضبوط بنائیں
20. ہندوستانی مسائل کا کوئی دوسرا حل تقسیم قبول کریں

پاکستانی مطالعہ

قیام پاکستان

- پاکستان کے قیام کا پس منظر
 1. لاہور قرارداد 1940
 2. کرپس مشن 1942
 3. ہندوستان چھوڑ دو 1942 کی تحریک
گاندھی جناح 1942 میں گفتگو کرتے ہیں . Gandhi
 5. دیپسائی لیاقت معاہدہ 1945
musalman لیاقت علی خان ، Desai ak hindu
 6. 1945 وایویل منصوبہ
لارڈ وایویل وائسرائے نا پلان ڈیا جو کانگریس یا مسلم لیگ کو ملا کار بیٹ کرنا
کرنا چاہے تھا کو وایویل پلان کیا کہ
 7. 1945 شملہ کانفرنس
شملہ ما مونکاد ہوا مسلم لیگ یا کانگریس ڈونو کا لڈران تھا ہم حوالہ کہو ایک
شملہ کانفرنس ہوئی الیکشن انتخابی تیاری کا لیا بے جا رہا تھا کا کیا کیا جا گا
 8. 1945-1946 کے انتخابات
سنٹرل انتخابات یا صوبائی انتخابات ہوسکتا ہے مسلم لیگ نہیں سنٹرل
انتخابات میں 100% نشستیں اور صوبائی انتخابات میں 87.6% سیٹیں حاصل
کیں
 9. 1946 کابینہ مشن
کابینہ بینا کا لیا اجلس کیا گیا کس تھیرا ہو ہمارے حوالہ سا
 10. مرکز میں عبوری (ابوری) حکومت کا قیام
وزرا بننا گا جن 6 کانگریس 5 مسلم لیگ یا 3 اقلیتوں 14
 11. صوبوں میں وزارتوں کی تشکیل
الیکشن 1937 میں سب سب ما ما کانگریس نا وزارتیں بن لی تھی تھی لاکن
اب 4 سب ما ما پنجاب لیگ مسلم لیگ ن کافی ایکسیریٹ جلد کی لکین
حکومت نا غیر کونسل کی وزرات کم ہوا
 12. 1947 تیسری منصوبہ
 13. ہندوستان کی آزادی کا قانون
- پاکستان کا قیام
 1. اختیارات کی منتقلی

2. اختیارات کی منتقلی کے اقدامات
3. مسائل پاکستان کے قیام کے بعد
4. پاکستان کی پہلی کابینہ کا قیام
5. ریڈ کلف ایوارڈ 1947
 - پنجاب ہاؤنڈری کمیشن

- مسلم لیگ
 - 1. جسٹس دین محمد
 - 2. جسٹس محمد منیر
- کانگریس
 - 1. جسٹس مہر چند مہاجن
 - 2. جسٹس تیجا سنگھ
- بنگال ہاؤنڈری کمیشن
 - مسلم لیگ
 - 1. جسٹس ابو صالح
 - 2. جسٹس ایس اے رحمان
 - کانگریس
 - 1. چارو چندر بسواس
 - 2. بی کے مکر جیت

